REGD. No. L. 5254

213

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

چیف ایڈیٹر روشن دین تنویر

فی پرچہ ۲ آنہ

جلد ۴۶/۱۱ | ۳ امان ۱۳۳۶ ھش ۳ مارچ ۱۹۵۷ء | نمبر ۵۴

اسرائیل نے غزہ اور خلیج عقبہ کے علاقہ سے اپنی فوج واپس بلا لینے کا فیصلہ کر لیا

اقوام متحدہ کی فوج بہت جلد ان علاقوں کا انتظام سنبھال لیگی

نیویارک ۲ مارچ۔ اسرائیل نے اقوام متحدہ کی قرارداد کے مطابق غزہ اور خلیج عقبہ کے علاقہ سے اپنی فوج واپس بلا لینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس امر کا اعلان کل اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں اسرائیلی نمائندے نے کیا۔ اس وقت اسمبلی مشرق وسطی کی صورتِ حال پر غور کر رہی تھی۔ نمائندے نے کہا فوجوں کی واپسی کے لئے کوئی خاص شرطیں نہیں رکھی گئی ہیں۔ اسرائیل کو توقع ہے کہ خلیج عقبہ میں آزادانہ جہازرانی جاری رہے گی نیز یہ کہ فوجوں کی واپسی اس مفروضہ پر عمل میں لائی جا رہی ہے کہ اقوام متحدہ کی فوج اس علاقے کا انتظام سنبھال لے گی۔ اس نے مزید کہا کہ حکومت اسرائیل کا یہ اعلان جنرل اسمبلی کی اس قرارداد کے مطابق ہے۔ جو اس نے پچھلے ماہ کی دو تاریخ کو منظور کی تھی (دیانتی دیکھیں ۸ پر)

عنقریب روس کے بعض اٹیمی ماہر اور ضروری آلات مصر پہنچنے والے ہیں

مصر میں ایٹمی طاقت کا مرکز قائم کرنیکی تیاریاں

قاہرہ ۲ مارچ۔ قاہرہ کے اخبار "الجمہوریہ" نے لکھا ہے کہ مصر میں ایک اٹیمی مرکز قائم کرنے کے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ جو امید ہے بہت جلد پایۂ تکمیل کو پہنچ جائیں گے۔ چنانچہ اٹیمی طاقت کے چار روسی ماہر اس کام میں حکومت کا ہاتھ بٹانے کے لئے عنقریب قاہرہ پہنچنے والے ہیں علاوہ ازیں امید ہے کہ اٹیمی آلات اور دیگر ضروری سامان کی پہلی کھیپ بھی بہت جلد اسکندریہ پہنچ جائے گی۔

— کراچی ۲ مارچ۔ مغربی جرمنی کا ایک تجارتی وفد عنقریب کراچی آنے والا ہے۔ وفد ۳ مارچ کو بون سے روانہ ہو گا۔

آبادکاری کے افسروں کی ایک جماعت

عنقریب ہندوستان جائے گی

کراچی ۲ مارچ۔ آبادکاری کے پاکستانی افسروں کی ایک جماعت عنقریب ہندوستان جائے گی۔ اور وہاں متروکہ جائدادوں کے اعداد و شمار جمع کرے گی۔ ہندوستان اور پاکستان اس بات پر متفق ہو گئے ہیں کہ مہاجرین نے

— ڈھاکہ ۲ مارچ۔ مشرقی پاکستان میں تیل کی تلاش کے لئے ایک کنواں کھودنے کی تیاری کی جا رہی ہے۔ کنواں کھودنے کا کام اس ماہ شروع ہو جائے گا۔

حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب کی علالت

اور درخواست دعا

سکندر آباد یکم مارچ۔ مکرم علی محمد الہ دین صاحب بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب

تمام احباب جماعت اور بہنوں کو السلام علیکم کہتے ہیں۔ آپ آجکل بعارضہ کھانسی بیمار ہیں۔ جو آپ کی ضعیف العمری کے پیشِ نظر کافی شدید نوعیت کی ہے۔

احباب کرام آپ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق اطلاع

کراچی (بذریعہ تار) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت اور مصروفیات کے متعلق مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلیٰ ثانی کی طرف سے حسب ذیل اطلاعات بذریعہ تار موصول ہوئی ہیں۔

۲۸ فروری۔ حضور کی صحت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ حضور آج سمندر کی سیر کے لئے منوڑا تشریف لے گئے۔ حضور نے ظہر اور عصر کی نمازیں پڑھائیں نیز بعض اہم شخصیتوں سے ملاقات فرمائی۔

یکم مارچ۔ "حضور کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ حضور نے ظہر اور عصر کی نمازیں پڑھائیں۔ اور اپنے خدام کے درمیان ایک گھنٹہ کے قریب تشریف فرما رہے۔ شام کو حضور نے ونگ کمانڈر عبد الحی صاحب کے ہاں دعوت چائے میں شرکت فرمائی۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

اخبار احمدیہ

ربوہ یکم مارچ۔ آج یہاں مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نماز جمعہ پڑھائی۔ اور خطبہ دیا۔ جس میں آپ نے مرکزی جماعت کے احباب کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف نہایت احسن پیرائے میں توجہ دلائی۔

فن لینڈ کی کابینہ مستعفی ہو گئی

ہلسنکی۔ یکم مارچ۔ فن لینڈ کابینہ آج مستعفی ہو گئی ہے۔ اس سے پہلے کابینہ کے نصف ارکان کے مستعفی ہونے سے کابینہ میں بحران پیدا ہو گیا تھا۔ جس کے بعد کابینہ کے باقی ارکان نے بھی اپنے عہدوں سے استعفے دے دیئے۔

۲ جو دعوے داخل کئے ہیں۔ ان کی تصدیق کے لئے ایک کانفرنس منعقد کی جائے۔

بعض عناصر اپنی منافرت انگیز سرگرمیوں سے پھر ملک و ملت کو نقصان پہنچانے کے درپے ہیں

حکومت کو ان سرگرمیوں کے سدباب کے لئے فوری اور بروقت اقدامات عمل میں لانے چاہئیں

احمدیہ انٹرنیشنل پریس ایسوسی ایشن کی قرارداد

احمدیہ انٹرنیشنل پریس ایسوسی ایشن ربوہ نے اپنے ایک حالیہ اجلاس میں مندرجہ ذیل قرارداد منظور کی ہے۔

احمدیہ انٹرنیشنل پریس ایسوسی ایشن مجلس تحفظ ختم نبوت کی تازہ مہم کو جو اس نے حضرت امام جماعت احمدیہ اور جماعت احمدیہ کے خلاف کانفرنسوں کی شکل میں شروع کر رکھی ہے انتہائی تشویش کی نظر سے دیکھتی ہے۔ اسی طرح ایسوسی ایشن کے نزدیک بعض اخبارات کی روش بھی جو مجلس کی منافرت انگیز سرگرمیوں کو مواد دینے پر مشتمل ہے کچھ کم تشویش انگیز نہیں ہے۔ یہ اخبارات حضرت امام جماعت احمدیہ کے بعض بیانات کو توڑ مروڑ کر اور انہیں غلط معنے

باقی صفحہ ۸ پر

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۳ مارچ ۱۹۵۶ء

تحریف کا الزام

اہل حدیث کے ہفت روزہ الاعتصام لاہور میں پہلے صفحہ پر "ایک الزام اور اس کا جواب" کے زیر عنوان ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں معاصر ہفت روزہ "ایشیا" کے تبصرہ مندرجہ ذیل پر تنقید کی گئی ہے۔

"...... انگریز کے ہمہ گیر غلبے کے زمانے میں "وہابیت" کے نام سے اس تحریک اسلامی کو بدنام کرنے کے لئے جو پراپیگنڈا کیا گیا۔ اس سے وہ طبقہ بھی متاثر ہو گیا۔ جو اس ملک میں اہلحدیث کہلاتا تھا۔ اور اس کے اندر اتنی جرأت نہ رہی کہ وہ شاہ صاحب کو اپنا ہیرو بنا کر پیش کر سکے۔ بلکہ بڑے بڑے اکابر اہلحدیث بھی اس کوشش میں مصروف ہو گئے۔ کہ وہ انگریزوں کو اپنی خیر سگالی اور وفاداری کا یقین دلائیں۔ ایسی حالت میں شاہ صاحب کی خدمت میں حق عقیدت ادا کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ خصوصاً جبکہ شاہ صاحب کو علمی اور اعتقادی حیثیت سے بھی یار لوگوں نے نشانہ اختلاف بنا لیا ہو۔ لیکن حضرت سید احمد شہید رح کا معاملہ مختلف تھا۔ وہ سید بھی تھے اور پیر بھی تھے۔ اور نیز غیر اہلحدیث حضرات نے انگریزوں کے سامنے اس طرح گھٹنے بھی نہیں ٹیکے تھے۔ کہ وہ ان کا نام لیتے ہوئے بھی گھبرائیں......" (ایشیاء - ۷ رفروری)

اس تبصرہ کا جواب دیتے ہوئے معاصر الاعتصام رقمطراز ہے:-

"معاصر موصوف کا جماعت اہلحدیث پر یہ اتنا بڑا الزام ہے۔ کہ تاریخ اہلحدیث کا کوئی دور بھی اس کی تائید نہیں کرتا۔ اس حقیقت کی کون تردید کر سکتا ہے۔ کہ سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ کے حالات میں اردو میں جو پہلی کتاب لکھی گئی۔ وہ "تواریخ عجیبہ یا سوانح احمدی" ہے۔ اور اس کے مصنف مولانا محمد جعفر تھانیسری مرحوم ہیں جو ایک اہلحدیث عالم تھے۔ اور انگریز کے نزدیک اتنے معتوب تھے۔ کہ انہیں گرفتار کر کے انتہائی تکلیف و اذیت میں مبتلا کیا گیا۔ ان کو اور ان کے اہلحدیث رفقاء کو پھانسی دینے کی تجویزیں سوچی گئیں۔ لیکن جب متعلقہ حکام کو یہ معلوم ہوا۔ کہ پھانسی کی سزا کے لئے ہی یہ دل و جان سے تیار ہیں تو پھر انہیں کالا پانی بھیجا گیا۔ ہاں یہ ضرور ہے۔ کہ اس کتاب میں بعض تاریخی غلطیاں بھی ہیں۔ جن کی مولانا غلام رسول مہر نے اپنی معروف تصنیف "جماعت مجاہدین" میں پوری تحقیق و کاوش سے نشان دہی کر دی ہے۔ جزاہ اللہ خیر الجزاء"

اگرچہ معاصر الاعتصام کی یہ بات غلط ہے۔ کہ اہلحدیث کے اکابر نے انگریزوں کو خیر سگالی اور وفاداری کا یقین دلانے کی اپنی تاریخ کے کسی دور میں بھی کوشش نہیں کی۔ ذیل میں ہم صرف ایک بڑے اہلحدیث کے دو حوالے ایک جگہ سے نقل کرتے ہیں:

"مولوی محمد حسین بٹالوی جو سردار اہلحدیث کہلاتے تھے۔ اپنے رسالہ اشاعۃ السنہ میں لکھتے ہیں:-

"سلطان روم ایک اسلامی بادشاہ ہے۔ لیکن امن عام اور حسن انتظام کے لحاظ سے (مذہب سے قطع نظر) برٹش گورنمنٹ بھی ہم مسلمانوں کے لئے کچھ کم فخر کا موجب نہیں ہے۔ اور خاصکر گروہ اہل حدیث کے ملئے تو یہ سلطنت بلحاظ امن و آزادی اس وقت کی تمام اسلامی سلطنتوں (روم - ایران - خراسان) سے بڑھ کر فخر کا محل ہے۔"[1]

اور لکھتے ہیں:-

"اس امن و آزادی عام و حسن انتظام برٹش گورنمنٹ کی نظر سے اہلحدیث ہند اس سلطنت کو از بس غنیمت سمجھتے ہیں۔ اور اس سلطنت کی رعایا ہونے کو اسلامی سلطنتوں کی رعایا ہونے سے بہتر جانتے ہیں۔ اور جہاں کہیں وہ رہیں۔ اور جائیں۔ (عرب میں خواہ روم میں خواہ اور کہیں) کسی اور ریاست کا محکوم رعایا ہونا نہیں چاہتے۔"[2]

اسی طرح اور بھی اہل حدیث اکابر کے کئی حوالے پیش کئے جا سکتے ہیں۔ لیکن اس وقت ہم جس بات کی طرف توجہ دلانا چاہتے ہیں۔ وہ حضرت مولانا محمد جعفر صاحب تھانیسری کا معاملہ ہے۔ یہی وہ "تواریخ عجیبہ یا سوانح احمدی" ہے۔ جس کے حوالے سے ہم حضرت سید احمد صاحب بریلوی علیہ الرحمۃ اور حضرت شاہ اسماعیل شہید علیہ الرحمۃ کے انگریزوں کے متعلق رویہ کا ذکر کرتے ہیں۔ لیکن الاعتصام کے اس نمبر میں مولانا غلام رسول صاحب مہر کا ایک مضمون "قادیانی حضرات سے...." شائع ہوا ہے۔ جس میں مولانا موصوف حضرت مولانا محمد جعفر صاحب تھانیسری کے متعلق سید صاحب، اور شاہ صاحب کے مکتوبات میں تحریف کا الزام بڑے دھڑلے سے لگاتے ہیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

"میں جانتا ہوں کہ آپ اس جرأت و ہمت سے عاری ہیں۔ آپ کریں گے تو کیا کریں گے۔ مولوی محمد جعفر تھانیسری مرحوم کی چھپی ہوئی کتاب کی غلط عبارتوں میں سے وہ ٹکڑے اخذ کر لیں گے۔ جو آپ کے مفید مطلب ہوں گے۔ یہ ان لوگوں کا طریقہ ہے۔ جن کے لئے قرآن مجید نے یحرفون الکلم عن مواضعہ ارشاد فرمایا۔ لطف یہ کہ غریب محمد جعفر کی پیروی بھی صرف تحریفات ہی کی جائیگی۔ اس کے بیسیوں مجاہدانہ افعال سے قطعاً کوئی سروکار نہ ہوگا۔ ان کے افعال کا ذکر سنتے ہی جسم و روح پر کپکپی طاری ہو جائے گی۔"

مولانا مہر کے اندازِ گفتگو کو نظر انداز کر دیجئے۔ آپ صریح الزام تحریفات کا تو مولانا محمد جعفر صاحب تھانیسری پر لگاتے ہیں۔ لیکن کو سنے آپ احمدیوں کو دیتے ہیں۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ "تواریخ عجیبہ یا سوانح احمدی" میں جو باتیں انگریز کے تعلق میں حضرت مولانا محمد جعفر صاحب تھانیسری نے لکھی ہیں۔ وہ آپ نے سید صاحب اور شاہ صاحب کے خطوط یا واقعات میں تحریفات کر کے لکھی ہیں۔ یا صحیح صحیح لکھی ہیں۔

مولانا مہر صاحب نے اپنی تصنیف جو سیرت حضرت سید احمد علیہ الرحمۃ کے متعلق لکھی ہے۔ انگریز اور سید صاحب کے متعلق ایک الگ باب باندھا ہے۔ اور اس میں بعض نسخوں کے حوالے پیش کر کے یہ ثابت کرنے کی کوشش فرمائی ہے۔ کہ "نعوذ باللہ" مولانا محمد جعفر تھانیسری ایسے مجاہد نے ان خطوں کی عبارتوں میں تحریف کی ہے۔ اور انگریزوں اور نصاریٰ وغیرہ کے نام حذف کر کے "سکھ" کر دیا ہے۔ ہمارا تاثر ہے۔ کہ مولانا مہر صاحب اپنے الزام کو صحیح نہیں ثابت کر سکے۔ جیسا کہ ہم پہلے لکھ چکے ہیں۔ جو خطوط کا نسخہ انہوں نے استعمال کیا ہے۔ وہ اس وقت ضبط تحریر میں آیا تھا۔ جب مجاہدین سکھوں سے نہیں بلکہ انگریزوں سے جہاد کر رہے تھے۔ کیا یہ ممکن نہیں کہ ان خطوط میں سکھوں کا نام حذف کر کے نصاریٰ وغیرہ کا نام ڈال دیا گیا ہو۔ تاکہ انگریزوں کے خلاف جہاد کو تقویت پہنچائی جائے۔ جو سرحد پر مجاہدین کر رہے تھے؟

پھر یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ اگر مولانا محمد جعفر صاحب تھانیسری نے نعوذ باللہ یہ تحریفات کی تھیں۔ تو ان کی کیا غرض ہو سکتی تھی سوائے اس کے کہ وہ اب انگریزی حکومت کو خوش کرنا چاہتے تھے۔ اول تو مولانا جیسے مجاہد سے جس نے انگریزوں کی اتنی سختیاں برداشت کیں۔ یہ توقع نہیں کرنی چاہیئے۔ ورنہ یہ ان کے کیریکٹر پر ایک سخت دھبہ ہوگا۔ جو ان کے مجاہدہ پر بھی اثر انداز ہوگا۔ اصل میں تحریف کرنا ایک بہت بڑا جرم ہے۔ اور مولانا مہر نے تو قرآن کریم کی آیہ بھی اس جرم کی وضاحت کرنے کے لئے پیش فرمائی ہے۔

ممکن ہے الاعتصام اس کو مولانا کی معمولی فروگذاشت سمجھتا ہو۔ جیسا کہ وہ لکھتا ہے:-

ہاں ـــ یہ ضرور ہے۔ کہ اس کتاب میں بعض تاریخی غلطیاں بھی ہیں۔ جن کی مولانا غلام رسول مہر نے نشان دہی کی ہے۔

ہمیں یقین ہے۔ کہ جو بات یحرفون الکلم عن مواضعہ کی زد میں آتی ہے۔ وہ معمولی تواریخی غلطیاں نہیں کہلا سکتی

اگر ان کو محض تواریخی غلطیاں ہی تسلیم کیا جائے۔ جن کا بفرض محال سایہ آپ کے کیریکٹر پر نہیں پڑ سکتا۔ تو پھر بھی کم از کم آپ کو یہ تو تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ جب مولانا محمد جعفر صاحب تھانیسری جیسے مجاہد نے انگریز سے خیر سگالی اور وفاداری کے اظہار کے لئے "تحریفات" تک کر ڈالیں۔ تو واقعی یہ زمانہ ایسا تھا۔ کہ مسلمان اور اسلام کی فلاح اسی میں تھی۔ کہ شمشیر پرستی اور انگریز دشمنی کو اسلام کا عقیدہ نہ بنایا جاتا

[1] اشاعت السنہ نمبر ۱۰ جلد ۶ صفحہ ۲۹۲ [2] ایضاً صفحہ ۲۹۳

نائیجیریا میں جماعت احمدیہ کا کامیاب سالانہ جلسہ

ملک کے طول و عرض سے احمدی احباب کی شرکت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے ساتھ گہری عقیدت کا اظہار

مختلف موضوعات پر اہم تقاریر۔ اسلام کی خاطر ہر ممکن قربانی کرنے کے عزم کا اظہار

— از محترم شیخ نصیر الدین احمد صاحب بتوسط وکالت تبشیر ربوہ —

نائیجیریا مشن کا جلسہ سالانہ ۲۵ اور ۲۶ دسمبر کو منعقد ہوا۔ ۲۰ دسمبر سے مہمانوں کی آمد شروع ہو گئی۔ ۲۴ تاریخ تک صرف دور دور کے مشنوں کے نمائندے آتے رہے۔ لیکن ۲۴ دسمبر کی رات کو مہمانوں کی آمد جلسہ سالانہ ربوہ کی خفیف سی جھلک دکھلا رہی تھی۔ نصف شب تک قریب کے مشنوں سے احمدی آتے رہے۔

مرد عورتیں اور بچے اپنے اپنے بوجھ اٹھائے ہوئے مسجد میں داخل ہو رہے تھے۔ مہمانوں کی رہائش کا انتظام مسجد میں اور احمدیوں کی پرائیویٹ رہائش گاہوں میں اور جلسہ کے لئے بنے ہوئے کمروں میں کیا گیا تھا۔

خوراک کے پکانے تقسیم کرنے اور مہمانوں کے استقبال اور رہائش اور جلسہ کی سٹیج اور جلسہ کی کارروائی کے لئے ڈیوٹیاں والنٹیرز میں منقسم تھیں۔

کھانا پکانے کا انتظام مستورات کے ذمے تھا۔ جو نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دیا گیا۔

جلسہ کے اختتام کے اگلے دن ہی ریڈیو پر روزانہ خبروں میں ہمارے جلسہ سالانہ کی خبر ہیڈ لائنز میں اور تفصیل سے دن میں تین مرتبہ نشر ہوئی الغرض مجموعی طور پر یہ جلسہ بفضلہ تعالیٰ نہایت کامیابی سے سرانجام پایا۔ جلسہ کے دو اجلاس منعقد ہوئے۔ اور دو ہی اجلاس مجلس شوریٰ کے منعقد ہوئے۔

پہلا اجلاس

جلسہ کا پہلا اجلاس ۲۵ دسمبر کو صبح ۹ بجے شروع ہوا۔ قرآن شریف کی تلاوت کے بعد اجلاس کا افتتاح مکرمی سیفی صاحب نے مختصر تقریر اور دعا کے ذریعہ کیا۔ افتتاحی تقریر میں آپ نے کہا کہ ہمارا یہ اجلاس احمدیت کی صداقت کا ایک نشان ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت میں جو آخری جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔ اس میں شامل ہونے والوں کی تعداد قریباً اسی قدر تھی۔ جس قدر آج ہماری یہاں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس خطبہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد کو دیکھ کر نہایت خوشی کا اظہار فرمایا۔ اور اسے خدا تعالیٰ کا نشان قرار دیا۔

آپ کی پیشگوئی کے مطابق یہ تعداد ہر سال بڑھتی رہی۔ اور گزشتہ سال مرکز میں جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد پچاس ہزار تھی۔ اور دنیا کے دوسرے سرے پر ہزارہا میل کی دوری پر آج ہم اسی تعداد میں یہاں جمع ہیں جو تعداد قادیان میں خدا تعالیٰ کا نشان بنکر ظاہر ہوئی۔ آج ہمارا اس قدر تعداد میں جمع ہونا جو گزشتہ سالوں کی نسبت بہت زیادہ ہے۔ یقیناً ہمارے ایمانوں میں اضافہ کرنے کا موجب ہے۔ اور جیسے مرکز میں ہر سال تعداد میں زیادتی ہوتی رہی ہے۔ یہاں بھی انشاء اللہ وہ دن دور نہیں جب ہزاروں اور پھر لاکھوں کی تعداد میں احمدی جمع ہوا کریں گے۔

افتتاحی تقریر کے بعد ایک احمدی مجسٹریٹ عبد الرحیم بکاری Mr. A.R.A. Bakare کی صدارت میں پہلے اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ قرآن شریف کی تلاوت کے بعد ہمارے سکول کے بچوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عربی منظوم کلام پڑھ کر سنایا۔

صدر جلسہ نے اپنی افتتاحی تقریر میں دنیا کی عام حالت اور اسلامی دنیا کے خاص حالات کی طرف توجہ دلا کر بتایا کہ ہمیں یقین ہے۔ کہ اس وقت جو جو تغیرات نمودار ہو رہے ہیں۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس پیشگوئی کے نتیجہ میں ہے۔ جس میں آپ نے مطلع فرمایا تھا۔ کہ ان کے پیچھے اسلام کی ترقی اور اس کا غلبہ مضمر ہوگا۔

اس کے بعد پہلی تقریر یہاں کے ایک لوکل مبلغ نے لوکل زبان میں "اس زمانہ کا مصلح" کے عنوان پر کی۔

دوسری تقریر آنریبل محمد ثانی Mohammad Sanni کی ہوئی۔ یہ احمدی دوست نائیجیریا ہاؤس آف ریپریزنٹیٹوز کے نمائندے ہیں آپ کی تقریر کا عنوان "ہماری ذمہ داریاں" تھا۔ آپ نے فرمایا ہماری ذمہ داریاں دراصل وہی ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تھیں۔ موجودہ زمانہ میں اسلام کے غلبہ کے بارہ میں جو پیشگوئی قرآن کریم میں اور احادیث نبویہ میں مذکور ہے۔ آپ اس پیشگوئی کو پورا کرنے کے لئے مبعوث کئے گئے تھے۔

آپ کی تمام تر ذمہ داری یہی تھی کہ اسلام کے غلبہ کے لئے بنیاد قائم کریں۔ اور دن رات اس کے لئے کوشاں رہیں۔ ہم میں سے ہر ایک آپ کی ذمہ داری کی ادائیگی میں آپ کا نائب ہے۔ لہٰذا ہماری تمام تر ذمہ داری اسلام کی تبلیغ اور اس کے مکمل غلبہ کے لئے کوشاں رہنا ہے۔

عزیز مجید احمد سلمہ کے بیوی بچے ۶ مارچ کو روانہ ہونگے

رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

اس سے قبل میں نے دعا کی غرض سے اعلان کیا تھا کہ عزیز مرزا مجید احمد سلمہ جو خدمتِ سلسلہ کے لئے گولڈ کوسٹ گیا ہوا ہے۔ اس کے بیوی بچے ۲۸ فروری کو کراچی سے روانہ ہوں گے۔ لیکن بعد میں معلوم ہوا ہے کہ ۲۸ فروری کے دن ہوائی جہاز میں سیٹ کا انتظام نہیں ہو سکا۔ لہٰذا جیسا کہ نائب امیر صاحب کراچی نے اطلاع دی ہے۔ اب وہ انشاء اللہ ۶ مارچ کی صبح کو سحری کے وقت کراچی سے روانہ ہوں گے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ ان کے بخیریت پہنچنے کے لئے دعا فرمائیں۔ اور اس سے بڑھ کر یہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیز مجید احمد سلمہ اور اس کی بیوی عزیزہ قدسیہ بیگم کو مغربی افریقہ میں بہترین خدمت کی توفیق دے۔ اور ان کے وجود کو اسلام اور احمدیت کے لئے مبارک کرے۔ اور ان کا اور ان کی اولاد کا دین و دنیا میں حافظ و ناصر ہو۔

خاکسار۔ مرزا بشیر احمد ربوہ
یکم مارچ ۱۹۵۷ء

بعد ازاں آپ نے اتحاد اور اوقات کی قربانی کی اہمیت واضح کی۔

تیسری تقریر خاکسار کی Community spirit کے موضوع پر ہوئی۔ یہ اجلاس ایک بجے کے قریب برخاست ہوا۔

مجلس شوریٰ

تین بجے سے لے کر ۶ بجے تک مجلس شوریٰ کا اجلاس مشن ہاؤس میں ہوا۔ اسی دوران ۸ بجے شام سے رات کے آٹھ بجے تک عورتوں نے اپنا اجلاس کیا۔ اگلے روز مورخہ ۲۷ دسمبر کو مجلس شوریٰ کا دوسرا اجلاس صبح ۹ بجے سے تین بجے دوپہر تک ہوا۔

دوسرا اجلاس

اس کے بعد شام کے پانچ بجے سے رات کے ۹ بجے تک سالانہ جلسہ کا دوسرا اجلاس زیر صدارت مکرمی نسیم سیفی صاحب منعقد ہوا۔ اس کا آغاز گروپ فوٹوگراف سے ہوا۔ اس میں بھی تین تقاریر ہوئیں۔ پہلی تقریر "اسلام اور لیڈرشپ" کے موضوع پر تھی۔ دوسری برکات خلافت اور تیسری "تنظیم کی اہمیت" کے موضوع پر۔

برکات خلافت کے موضوع پر تقریر کے بعد آنریبل ثانی نے یہ تجویز پیش کی کہ ہمیں متفقہ طور پر خلافت سے وابستگی اور وفاداری کا اقرار کریں اور اس سلسلے میں ایک ریزولیوشن حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی خدمت میں بھیجیں۔ آنریبل ثانی نے دلچسپ خیالات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ دراصل موجودہ خلافت کے بارہ میں ہمارا اعتماد کا ووٹ پیش کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کیونکہ یہاں عام سیاسی لیڈرشپ کی طرح عدم اعتماد کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔ کیونکہ موجودہ خلیفہ خدا تعالیٰ کی طرف سے مقرر شدہ ہیں۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق پیدا ہوئے بڑھے اور جماعت کے مصلح بنے ہیں۔ ہمارے اعتماد دینے سے قبل آپ خود ہمارے دلوں میں گہرا اعتماد قائم کر چکے ہیں۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نائب کے طور پر ان پر عاید شدہ ذمہ داری کو نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دیا ہے۔ آپ کے ذریعے سے ہی لیظہرہ علی الدین کلہ والی پیشگوئی ظہور میں آ رہی ہے۔ اور اسلام کے مبلغ دنیا کے ہر گوشہ میں ہر مذہب کے پیرو کو مقابلہ کی دعوت دیتے اور اسلام کی طرف آنے کی دعوت دیتے ہیں۔ پس خدا تعالیٰ کے کلام کے بارہ میں ہم آخر vote of Confidence پیش ہی کیوں

کریں۔ آئیے ہم اللہ تعالیٰ کے احسانات کا اعتراف کریں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایسا اولوالعزم خلیفہ عطا فرمایا ہے۔ اور سچی وفاداری کا عہد کریں اور اس سے پوری وابستگی کی کوشش کریں تا اس کی برکات سے محروم نہ رہ جائیں۔

بعد ازاں صدارتی خطاب اور دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ اور مہمانوں کو الوداع کہا گیا۔

جلسہ سے کچھ دن قبل اور چند دن بعد تک مسجد میں معمول سے زیادہ رونق رہی۔ نماز کے بعد مختلف مشنوں سے آنے والے مہمان مختلف قسم کے سوالات پوچھتے رہے۔ جن کے جواب دئے جاتے رہے اس مرتبہ گذشتہ سالوں کی نسبت جلسہ کی رونق زیادہ تھی۔ یہ جلسہ ہر رنگ میں نہایت کامیاب رہا اور جماعت میں ایک نئی روح پیدا کرنے کا موجب ہوا ہے۔ جلسے جانے والے احباب ایک نیا عزم لے کر جا رہے ہیں۔

مجالس انصار اللہ کا جدید انتخاب جلد کرایا جائے

فیصلہ کے مطابق عہدہ داران انصار کا انتخاب فوری طور پر ہونا چاہیئے۔ سب جماعتوں کے امراء و پریذیڈنٹ صاحبان اس طرف خاص توجہ فرماویں زعماء صاحبان انصار اس کام کو جلد سرانجام دے کر فہرست عہدیداران منظوری کے لئے دفتر مرکزیہ انصار اللہ میں ارسال فرماویں۔

قائد عمومی
انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

و حدیث اور خلافت تعامل قومی ہے۔ بلکہ یہ خلاف قیاس بھی ہے کیونکہ خلافت نبوت کی ہوتی ہے اس لئے اس کا قیاس بھی نبوت پر ہی کیا جا سکتا ہے۔ لیکن عجیب بات یہ ہے کہ عزل کے قائلین ذکر تو نبی کی خلافت کا کرتے ہیں۔ مگر اس کا قیاس وہ مغربی جمہوریت پر کرنا چاہتے ہیں۔ جو یقیناً قیاس مع الفارق ہے۔

آخر میں محلہ کے زعیم محمد اشرف صاحب ممتاز نے فاضل مقرر۔ صاحب صدر اور سامعین و منتظمین کا شکریہ ادا کیا۔ اور جلسہ دعا پر برخاست ہوا۔

عزل خلفاء کا عقیدہ قرآن مجید احادیث تعامل قومی

اور

عقل کے سراسر خلاف ہے

مکرم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری کی تقریر

ربوہ یکم مارچ کل بعد نماز مغرب مجلس خدام الاحمدیہ محلہ دارالرحمت وسطی کے زیر اہتمام ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں محترم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری نے "خلیفہ کیوں معزول نہیں ہو سکتا" کے موضوع پر ایک مبسوط تقریر فرمائی۔ صدارت کے فرائض مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ نے سرانجام دئے۔ جلسے کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی جو فضل الرحمٰن صاحب نے کی۔

قاضی صاحب محترم نے اپنی تقریر کی ابتداء میں بتایا کہ اسلام میں کسی مسئلہ کا فیصلہ کرنے کے چار ذرائع ہیں:۔ (۱) کتاب اللہ یعنی قرآن پاک (۲) احادیث نبوی۔ (۳) قومی تعامل (۴) قیاس۔

آپ نے بتایا کہ ان چاروں ذرائع سے ہم یہ ثابت کر سکتے ہیں۔ کہ خلیفہ کبھی معزول نہیں ہو سکتا۔ اور عزل خلفاء کا فاسد عقیدہ رکھنے والے سراسر باطل پر ہیں۔

آپ نے آیت استخلاف وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصلحت لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضی لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا ومن کفر بعد ذالک فاولئک ھم الفسقون o سے استدلال کرتے ہوئے بڑی خوبی سے واضح فرمایا کہ اس آیت میں خلافت کا مقام اس کی اہمیت اور اس کا انکار کرنے والوں کے انجام کو جامعیت کے ساتھ واضح کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ

(۱) یہ آیت بتاتی ہے کہ خلیفہ خود خدا بنایا کرتا ہے نہ کہ انسان (۲) یہ خلافت ان لوگوں میں قائم کی جاتی ہے۔ جو نیک اعمال بجا لانے والے ہوتے ہیں (۳) خلافت کے ذریعے دین کو تمکنت بخشی جاتی ہے اور مومنوں کے خوف کو امن میں بدل دیا جاتا ہے (۴) خلیفہ کا مقام یہ ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا صحیح معنوں میں عابد بندہ ہوتا ہے۔ شرک کا شائبہ تک اس میں نہیں پایا

جاتا (۵) جو لوگ اس خلافت کا انکار کرتے ہیں۔ وہ فاسق ہوتے ہیں۔ لہذا معزولی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا آپ نے آیت قرآنی اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم سے استدلال کرتے ہوئے بتایا۔ کہ اطیعوا الرسول کے حکم کے ضمن میں ہی اولی الامر منکم کہہ کر اللہ تعالیٰ نے واضح کر دیا ہے۔ کہ رسول کی اطاعت اور خلیفہ کی اطاعت کا ایک ہی مقام ہے اس میں فرق نہیں کیا جا سکتا۔ پس اگر رسول معزول نہیں ہو سکتا۔ تو اس کا خلیفہ بھی ہرگز معزول نہیں ہو سکتا۔ جس خلیفہ کو خدا خود مقرر کرے اور اعمال صالحہ بجا لانے والے مومنین میں سے مقرر کرے۔ اور جس خلیفہ کے متعلق اللہ تعالیٰ خود فرمائے کہ وہ میرا عابد بندہ ہے اور اس کا انکار کرنے والے فاسق ہیں اس کے متعلق یہ کس طرح گمان کیا جا سکتا ہے کہ اسے معزول کرنے کا اختیار بندوں کو حاصل ہوگا۔ آپ نے احادیث کا حوالہ دیتے ہوئے ثابت کیا کہ خلیفہ کا مقام تو بہت ہی بلند و بالا ہے۔ اسلام تو کہتا ہے کہ تم اپنے امیر کی بھی اطاعت کرو اور خواہ اس کا کوئی حکم تمہیں کتنا ہی ناگوار ہو تم بہرحال اس کی اطاعت کرو۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہاں تک فرمایا ہے کہ جس نے میرے مقرر کردہ امیر کی اطاعت کی اس نے دراصل میری اطاعت کی اور جس نے اس کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

غرض قاضی صاحب مکرم نے قرآن مجید احادیث نبویہ صحابہ کرام کے طریق عمل اور تعامل قومی سے واضح کیا کہ عزل خلفاء کا عقیدہ ہر لحاظ سے سراسر خلاف قرآن خلاف رسول خلاف تعامل قومی اور خلاف عقل ہے۔ آخر میں آپ نے فرمایا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنی شہادت سے ثابت کر دیا اور ہمیشہ کے لئے امت کو یہ سبق دے دیا کہ خلیفہ شہید تو ہو سکتا ہے۔ مگر اسے معزول نہیں کیا جا سکتا۔

آخر میں صاحب صدر مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ نے تقریر کرتے ہوئے فاضل مقرر کا سامعین کی طرف سے اور مجلس ربوہ کی طرف سے شکریہ ادا کیا۔ آپ نے فرمایا عزل خلفاء کا عقیدہ نہ صرف خلاف قرآن و

اسلام کی نشأۃ ثانیہ — اور — خلافت کا قیام

(۲)

(از مکرم چودھری ظفر اسلام صاحب انسپکٹر بیت المال ربوہ)

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے بعد حضرت محمود ایدہ اللہ تعالےٰ تصرف الٰہی کے ماتحت خلافت ثانیہ کے لئے منتخب ہوئے۔ اس وقت آپ ایک تو اپنی عمر اور اپنے تجربہ کے لحاظ سے دوسرے اپنی کمزوری صحت کے لحاظ سے اور اپنے اثر و رسوخ کے لحاظ سے ایک معمولی انسان دکھائی دیتے تھے۔ اور آپ کے مدِمقابل جماعت کے وہ لوگ تھے۔ جو اپنے آپ کو عمائد سلسلہ گردانتے تھے۔ اور واقعۃً بھی ان کو ان کے ظاہری علم و دانش کے لحاظ سے نیز سن رسیدہ ہونے کی وجہ سے تجربہ اور اثر و رسوخ کے لحاظ سے جماعت کے معتدبہ حصہ کی نظر میں خاص وجاہت حاصل تھی۔

اللہ تعالےٰ کی قدرت و سنت کے ماتحت اس معمولی نظر آنے والے نوجوان محمود کی طرف ہی جماعت احمدیہ کا رخ یک دم پلٹ گیا۔ اور مرکز میں جمع شدہ احمدی پروانوں کی طرح اس مقدس انسان کے گرد جمع ہوگئے۔ تب یہ ہر لحاظ سے معمولی نظر آنے والا نوجوان باوجود اپنی نوعمری اور نوجوانی کے اور باوجود انتہائی بے سرو سامانی کے خدا کے ازلی نوشتے کے مطابق اللہ تعالےٰ کے فضل کے سائے تلے جلد جلد بڑھنے لگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پانے لگا۔ حق روز بروز ترقی پکڑنے لگا۔ اور دنیا کے اطراف و اکناف سے سعادت مند روحیں اس کے ذریعہ دینِ واحد پر جمع ہونے لگیں۔ یورپ جیسے مادہ پرست اور با تثلیث پرست علاقوں میں توحید کے جھنڈے لہرانے لگے۔ اور اسی کے انفاس قدسیہ اور اسی کے نظام تبلیغ کے نتیجہ میں آج یورپ و امریکہ کی عشرت زا فضا لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ کی صداؤں سے گونج رہی ہے۔ آج ہم دیکھتے ہیں۔ کہ خدائے علام الغیوب کی بشارت جو اس نے اپنے پاک مسیحؑ کو دی تھی۔ اپنی عظمت اور شان کے ساتھ حرف بحرف پوری ہو رہی ہے۔ اور دورِ حاضرہ میں خدا کے فضل کے سب سے بڑے مورد سیدنا حضرت محمود ہیں۔

(۱) خدا تعالیٰ کا ایک بہت بڑا فضل اس موعود انسان پر یہ ہے۔ کہ وہ لاکھوں سعادت مند روحوں کا واجب الاطاعت لیڈر اور پیشرو ہے۔ کوئی دن ایسا نہیں گزرتا۔ کہ اس کے جھنڈے تلے آنے والوں میں اضافہ نہ ہو۔ یہ لاکھوں انسان اسے اپنا محبوب ترین آقا یقین کرتے ہیں۔ اور اس کی غلامی پر اپنے دلوں میں عجیب فخر و مسرت محسوس کرتے ہیں۔ اور اپنی سعادت اور خوش بختی خیال کرتے ہیں۔

(۲) خدا تعالیٰ کا موعود مصلح بلحاظ اپنی عالمگیر شہرت اور عزت و اقبال کے بلحاظ اس کے کہ اس کے بعض خدام بین الاقوامی شہرت کے مالک ہیں۔ اور ان کے علاوہ ہزاروں ایسے خدام بھی ہیں۔ جو اپنے دائرۂ عمل اور اپنے اپنے ماحول میں اپنی ذہنی اور انتظامی قابلیت اور اپنی سیرت و کردار کی وجہ سے خاص اثر اور شہرت رکھتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کا سب سے بڑا انعام یافتہ اور موردِ فضل ہے۔

(۳) خدا تعالیٰ کا ایک احسان اس مقدس موعود پر یہ ہے۔ کہ آج یہ دنیا کا سب سے بڑا قرآن دان اور مفسر قرآن ہے۔ جس کی قرآن دانی کو اشد ترین مخالفین نے بھی تسلیم کیا ہے۔ قرآنی علوم کا اور ان کی روشنی میں ظاہری علوم کا ایک بحرِ ذخار اس کے اندر سے موجزنی کرتا ہوا صاف صاف نظر آتا ہے۔

(۴) خدا تعالیٰ کا ایک فضل اس کے برگزیدہ محمود پر یہ ہے۔ کہ وہ قوتِ تحریر و تقریر اور زورِ خطابت جادو بیانی اور حسن بیان میں بھی یکتائے روزگار ہے۔ اس کے کلام۔ اس کے فقرہ فقرہ میں فصاحت و بلاغت کا دریا امنڈتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ اس کی تحریر و تقریر میں اس قدر نئے نئے علوم و معارف کا انکشاف ہوتا ہے۔ کہ بڑے سے بڑے عالم کی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ اور صاف نظر آتا ہے۔ کہ اس کی زبان اور اس کی قلم پر کوئی غیبی طاقت کارفرما ہے۔ یہ شخص اس کے بلائے بولتا اور اسی کے لکھائے لکھتا ہے۔

(۵) دنیا کے مختلف گوشوں میں اور اطراف میں اور مختلف تمدن و معاشرہ میں رہنے والے لاکھوں انسانوں پر اسے اقتدار حاصل ہے۔ وہ لاکھوں انسان کہ جن میں ہر علم و فن کے لوگ ہیں۔ اور دنیا کے مختلف ممالک سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس کی زبان سے نکلے ہوئے ایک ایک فرمان پر اور اس کی پیش کردہ ایک ایک تحریک پر وہ لبیک لبیک کا نعرہ لگاتے ہوئے بے مثال قربانیاں پیش کر رہے ہیں۔ اسلام اور حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ذکر بلند کرنے اور ان کی عظمت و شان کے قیام کے لئے خدائے واحد کی توحید کے قیام کے لئے اس کے ایک اشارہ پر لاکھوں روپیہ یہ زمین کے دور دراز اطراف و اکناف میں پھیلے ہوئے لوگ اس کے قدموں میں ڈال دیتے ہیں۔

خدا کے اس فضل میں بھی موجودہ دنیا کا اور کوئی انسان خدا کے اس موعود انسان کا ہم پلہ نہیں۔ اس لازوال عزت و اقبال اور جاہ و جلال کے لحاظ سے بھی موجودہ دنیا کی یہ سب سے بڑی شخصیت ہے۔

(۶) ایک فضل اس پر یہ ہے۔ کہ اس کے اندر زبردست قوت انتظامیہ ہر آن کارفرما رہتی ہے۔ ایک طرف خود مرکز ربوہ میں اس کے ماتحت صدر انجمن اور تحریک جدید کے بڑے بڑے دفاتر ہیں۔ دوسری طرف ربوہ سے باہر مشرقی و مغربی ممالک میں پھیلے ہوئے مبلغین اس کی رہنمائی اور اس کی ہدایات کے ماتحت کام کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ مجلس خدام۔ مجلس اطفال۔ لجنہ اماء اللہ۔ لجنہ ناصرات مجلس انصار اس کی زیر ہدایت ہر جگہ قائم ہیں۔

غرض ابتداء میں ہر لحاظ سے معمولی نظر آنے والا یہ فرزند مسیحؑ باوجود اپنی بیماری اور باوجود انتہائی درجہ پر سارے مخالف حالات کے بیک وقت اجتماع کے خدا تعالےٰ کے مذکورہ بالا فضلوں کے سایہ تلے جلد جلد بڑھتا ہی چلا گیا۔ اور اس کی زندگی کا ہر دن دنیا کے سامنے یہ پکار پکار کر کہہ رہا ہے۔ کہ آج یہی وہ شخص ہے۔ کہ جس کے متعلق آج سے قریباً چھیاسٹھ سال پیشتر کہا گیا تھا۔ کہ "اس کے آنے کے ساتھ خدا کا فضل آئے گا۔"

اور یہی شخص حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس خبر غیبیہ کا مصداق ہے۔ جو رسالہ الوصیت اور سبز اشتہار میں مذکور ہے۔ اور یہی شخص مظہر قدرت ثانیہ اور مظہر جلال الٰہی ہے۔

قدرت اور رحمت کا نشان

تاریخ عالم کا یہ بہت بڑا واقعہ ہے۔ کہ پنجاب کی ایک چھوٹی سی بستی قادیان سے ایک پچیس سالہ نوجوان خدا کے موعود مرسل کی نیابت میں انتہائی بے سرو سامانی میں اور مخالفت کی تیز و تند آندھیوں اور زلازل میں رب کائنات کے اذن و اعلام کے مطابق اٹھتا ہے۔ اور پھر دنیا کو اپنے مقابل چیلنج پر چیلنج کرتا ہے۔ کہ خواہ ساری دنیا بھی ہر طرح کے ساز و سامان کے ساتھ آئیگی وہ ناکام رہے گی۔ اور وہی انجام کار جیتے گا۔ خدا اسی کو مظفر و منصور کرے گا۔ اور اس کے مقابل بڑی سے بڑی طاقت کو کچل دیگا۔

خدا کا یہ جلیل المرتبت موعود شدید سے شدید اور پُرجوش مخالفت کے زلازل اور طوفانوں میں معجزانہ طور پر فتحمند اور مظفر و منصور ہوتا ہوا خدا کی قدرت اور رحمت کا نشان ٹھہرا اور فتح و ظفر کی کلید ثابت ہوا۔

اسی کے عہد مبارک میں اور اسی کے ذریعہ حق معجزانہ رنگ میں ترقی کر رہا ہے۔ آج اسی کے ذریعہ یورپ و امریکہ تک کی آبادیوں میں اسلام پھیل رہا ہے۔ اور ان مسیحی ممالک میں شاہ کونین حضرت خاتم النبیین محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عظمت و جلال کا اظہار ہو رہا ہے۔

چنانچہ سلسلہ احمدیہ کے شدید معاند مولانا ظفر علی صاحب سلسلہ احمدیہ کی روز افزوں اور حیرت انگیز ترقی کا حیرت و استعجاب کے ساتھ اعتراف کرتے ہیں۔

"میری آنکھیں یہ دیکھ کر حیرت زدہ ہیں کہ وہ لوگ جو کونٹ اور ہیگل کے فلسفہ تک کو خاطر میں نہیں لاتے۔ وہ بھی مرزا غلام احمدؐ قادیانی کے ماننے والوں میں شامل ہوتے جاتے ہیں۔" (اخبار زمیندار ۹ر اکتوبر ۱۹۴۲ء)

اسی طرح آج سے پچیس تیس برس پیشتر غیر مسلم اخبارات کے بعض ایڈیٹر صاحبان بھی اسی حقیقت کا اعتراف کرنے پر مجبور ہوگئے۔ چنانچہ اخبار تیج کے ایڈیٹر صاحب لکھتے ہیں: "میرے خیال میں تمام دنیا کے مسلمانوں میں سب سے زیادہ ٹھوس۔ مؤثر اور مسلسل تبلیغی کام کرنے والی طاقت جماعت احمدیہ ہے۔ دنیا کا کوئی قابل ذکر ملک نہیں۔ جہاں احمدیہ جماعت کی شاخ قائم نہ ہو۔ یورپ کے تمام ممالک میں ان کے باقاعدہ مشن موجود ہیں، امریکہ میں بھی ان کے ذریعہ تبلیغ ہو رہی ہے۔ افریقہ اور عرب کے تپتے ہوئے صحراؤں میں۔ مصر و ایران کے زرخیز ممالک میں۔ ترکستان و شام اور لبنان کی خوش وادیوں میں غرضیکہ ہر جگہ ان کی کوششیں برابر جاری ہیں۔ اور روز بروز ترقی کر رہی ہیں۔" (اخبار تیج)

ہفتہ تحریک وصیت

مجلس مشاورت کا ایک اہم فیصلہ

مجلس مشاورت منعقدہ ۱۹۵۵ء میں نظارت بہشتی مقبرہ کے متعلق سٹینڈنگ فنانس کمیٹی کی یہ سفارش پیش ہو کر منظور ہوئی تھی کہ

"گزشتہ پانچ سال (۱۹۵۰ء لغایت ۱۹۵۴-۵۵ء) میں صرف ۱۳۵۳ احباب نظام نو میں وصیت کر کے شامل ہوئے یہ تعداد بہت کم معلوم ہوتی ہے۔ اگر مناسب سعی کی جائے تو وصایا کی تعداد بڑھ سکتی ہے۔ اس سلسلہ میں درج ذیل تجاویز عمل میں لائی جائیں۔ تو جہاں ایک طرف جماعت کے اخلاص میں ترقی ہو سکتی ہے۔ وہاں دوسری طرف آمد میں بھی معتدبہ اضافہ ہو سکتا ہے۔

(۱) سال میں ایک ہفتہ تحریک وصیت منایا جائے

(۲) امرا اور صدر صاحبان مقامی طور پر وصایا کی پُرزور تحریک کریں۔

(۳) جلسہ سالانہ پر بذریعہ وفود وصیت کی تحریک کی جائے"۔

سٹینڈنگ کمیٹی کی اس سفارش کے مطابق گزشتہ سال بھی ہفتہ تحریک وصیت منایا گیا تھا۔ اور اس سال بھی اس تحریک کے لئے مارچ کا دوسرا ہفتہ (۸ لغایت ۱۴ مارچ) مقرر کیا جاتا ہے۔ اس ہفتہ میں ہر موصی اور ہر عہدہ دار مقامی جماعہائے احمدیہ کو چاہیئے۔ کہ وہ وصیت کی غرض و غایت اور برکات و فوائد اپنے غیر موصی احباب اور رشتہ داروں کے ذہن نشین کرا کر انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منشائے مبارک کے مطابق وصیت کرنے کی پُرزور تحریک کرے۔ اس سلسلہ میں جماعتوں کے امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان اور لجنات اماء اللہ کی صدر صاحبات سے مجلس کارپرداز یہ درخواست کرتی ہے۔ کہ وہ اس اعلان کی اشاعت ہوتے ہی فوری طور پر اپنے اپنے حلقوں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رسالہ "الوصیت" اور اس کے بعد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی تقریر "نظام نو" کے روزانہ درس کا انتظام اس طریق پر فرما دیں۔ کہ ان کتابوں کے مضمون سے ہر موصی اور ہر غیر موصی یکساں طور پر مارچ کا پہلا ہفتہ ختم ہونے سے قبل واقف و آگاہ ہو جائے۔ تا کہ دوسرے ہفتہ میں عملی جدوجہد ہو سکے۔ (اگر پوری کتاب کے درس کے لئے وقت ناکافی ہو۔ تو کم از کم نظام وصیت سے براہ راست تعلق رکھنے والے حصہ کے درس کا ضرور انتظام کیا جائے) اور عملی جدوجہد میں مندرجہ ذیل امور کو مدنظر رکھا جائے۔

اول۔ غیر موصی اصحاب و مستورات کو وصیت کرنے کی تحریک کی جائے۔ خصوصاً غیر موصی صاحب ثروت اور متمول اصحاب کو آگے لایا جائے۔ خواہ وہ ملازم پیشہ ہوں۔ یا تاجر پیشہ یا زمیندار ہوں۔ اس تحریک سے اموال کا جمع کرنا بے شک ہمارا اصل مقصد نہیں ہے۔ بلکہ اصل مقصد وہی ہے، جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رسالہ الوصیت میں بیان فرمایا۔ اور جس کی تشریح و تفصیل حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی تقریر "نظام نو" میں فرما دی۔ لیکن ہم اپنے اس مقصد کی طرف پوری تیز رفتاری کے ساتھ نہیں آ سکتے، جب تک کہ متمول اور صاحب جائیداد اصحاب اس تحریک میں کثرت کے ساتھ شامل نہ ہوں۔ پس ضروری ہے، کہ ان مبارک ایام کو قریب ترلانے کے لئے خوشحال اور صاحب حیثیت احباب کو اس مبارک تحریک میں شامل ہونے کے لئے زور سے ترغیب و تحریص دلائی جائے۔

دوم۔ حصہ آمد اور حصہ جائیداد کے نئے اور پرانے موصیوں کو یہ تحریک کی جائے۔ کہ وہ اپنی وصیتوں کے معیار میں اضافہ کریں۔ یعنی حسب توفیق $\frac{1}{10}$ کی بجائے $\frac{1}{9}$ کی اور $\frac{1}{9}$ کی بجائے $\frac{1}{8}$ کی وصیت کریں۔ وعلیٰ ہذا القیاس۔

سوم۔ جن احباب کی وصایا بوجہ بقایا دار ہونے کے کسی وقت منسوخ ہو چکی ہیں۔ ان کو سمجھایا جائے۔ کہ وہ اپنی وصایا کو بحال کرانے کی کوشش کریں۔

چہارم۔ اگرچہ قاعدہ یہی ہے۔ کہ منقولہ جائیداد کی وصیت کا حصہ بھی موصی کی وفات کے بعد اس کے ورثاء ادا کریں۔ لیکن ترغیب دلائی جائے۔ کہ منقولہ جائیداد (مثلاً مستورات کے زیور اور مہر اور نقد روپیہ) کے موصی اصحاب اپنا حصہ وصیت اپنی زندگی میں ادا کریں۔

پنجم۔ حصہ آمد کے موصی اصحاب پر سلسلہ کی روز افزوں ضروریات کے پیش نظر زور دیا جائے۔ کہ وہ آمد کا ماہوار حصہ شرح صدر اور باقاعدگی کے ساتھ ادا کر کے اپنے مقررہ بجٹوں کو پورا کریں۔ اور اس کے ساتھ ہی اگر ان کے ذمہ سالہائے گزشتہ کا کچھ بقایا ہو۔ تو اسے بھی جلد ادا کرنے کی فکر کریں۔ خواہ وہ یکمشت ادا کریں۔ اور خواہ مجلس کارپرداز کی منظوری لے کر مناسب معقول اقساط کے ساتھ۔

جماعتوں کے امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان اور لجنات اماء اللہ کی صدر صاحبات سے اس سلسلہ میں یہ بھی گزارش ہے۔ کہ اس تحریک کے سلسلہ میں ان کی مساعی کے جو بھی نتائج برآمد ہوں۔ ان کی اطلاع ۱۴ مارچ کے معاً بعد بہت جلد دفتر وصیت کو دے کر ممنون فرمائیں۔ اور عنداللہ ماجور ہوں۔

خاکسار قاضی عبدالرحمٰن سکرٹری
مجلس کارپرداز مقبرہ بہشتی

شرح القصیدہ

— از محترم مولوی محمد دین صاحب ناظر تعلیم ربوہ —

مکرمی مخدومی مولانا جلال الدین صاحب شمس فاضل سابق مبلغ بلاد عربیہ و امام مسجد انگلستان نے بڑی جانفشانی اور محنت سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشہور عربی قصیدہ **یاعین فیض اللہ والعرفان** مندرجہ آئینہ کمالات اسلام کا ترجمہ اور شرح لکھ کر موجودہ وقت کی ایک اہم ضرورت کو پورا کیا ہے۔ میری رائے میں احباب جماعت اگر اپنے اپنے حلقہ کے اہل علم غیر احمدی دوستوں کو یہ کتاب خرید کر دے دیں۔ تو یہ ایک سلسلہ کی بہت بڑی خدمت ہوگی۔ کیونکہ انہیں معلوم ہو جائیگا کہ اس قصیدہ کا لکھنے والا اللہ تعالےٰ اور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے عشق و محبت میں کس قدر سرشار ہے۔

تبدیلی ایڈریس نیویارک مشن

احباب کی آگاہی کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ یکم مارچ سے دار التبلیغ نیویارک دوسری جگہ تبدیل ہو رہا ہے۔ اس لئے آئندہ اس مشن سے جملہ خط وکتابت مندرجہ ذیل ایڈریس پر کی جائے۔

The Ahmadiyya Movement
in Islam 118 West 87 Street
New York N.Y.

(وکیل التبشیر)

حلقہ کوئٹہ قلات کی جماعتوں کی فوری توجہ کے لئے

حلقہ کوئٹہ۔ قلات کی جماعتوں کے نئے انتخابات اب تک موصول نہیں ہوئے ان تمام جماعتوں کے پریذیڈنٹ اور امراء صاحبان سے گزارش ہے کہ فوری طور پر اپنی اپنی جماعت کے انتخابات فوری طور پر کروا کر حسب قواعد نظارت علیا سے منظوری حاصل کریں۔ اور خاکسار کو بھی اطلاع دیں۔ براہ مہربانی اس اعلان کے پہونچنے کے دس دن کے اندر اندر تمام انتخابات ضرور مکمل ہو جائیں۔

خاکسار [illegible]

شکریہ احباب

میں نے اپنی ۱۴ سالہ مستقل ملازمت ریلوے سے برطرفی کے خلاف سول کورٹ میں حق استقرار کا مقدمہ دائر کر رکھا تھا الحمد للہ اللہ تعالےٰ کے خاص فضل و احسان اور بزرگان سلسلہ کی دعاؤں کے طفیل مجھے مقدمہ میں کامیابی عطا ہوئی ہے۔ اور میری برطرفی کے آرڈر کو خلاف قانون قرار دیا گیا ہے۔ جو بزرگ میرے لئے دعا کرتے رہے ہیں۔ میں ان کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور درخواست کرتا ہوں کہ احباب آئندہ بھی مجھے اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

محمد صدیق اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر بادامی باغ لاہور

یوم مصلح موعود کی مبارک تقریب پر احمدی جماعتوں کے جلسے

خانیوال

مورخہ ۲۰ر فروری ۱۹۵۷ء یوم مصلح موعود کا جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظموں کے بعد چوہدری شریف احمد صاحب اور مولوی فرزند الدین صاحب نے پیشگوئی مصلح موعود کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں اور بعد الزینا اور حکیم محمود احمد صاحبان نے مضمون الفضل سے پڑھ کر سنائے۔ (قائمقام پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ خانیوال)

ملتان شہر

مورخہ ۲/۲۰/۵۷ بروز بدھ بعد نماز مغرب ۶ بجے شام مسجد احمدیہ حسین آگاہی میں زیر صدارت چوہدری عبد الرحمٰن صاحب امیر جماعت، جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد چوہدری عبد الحفیظ صاحب نے مضمون پڑھا۔ اور ثابت کیا کہ حضرت سیدنا محمود ایدہ اللہ تعالےٰ ہی مصلح موعود ہیں۔

مولوی محمد دین صاحب نے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی یتزوج و یولد لہ پیش کرتے ہوئے ثابت کیا کہ حضور ہی مصلح موعود ہیں۔

میاں محمد سعید سیکرٹری اصلاح و ارشاد ملتان شہر

کتھووالی چک ۳۱۲ ج ب ضلع لائلپور

بعد نماز عشاء جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد بندہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فرمودہ پیشگوئی مصلح موعود پڑھ کر سنائی اور اس عظیم الشان پیشگوئی کی سچائی واضح کی۔

مقامی لجنہ اماء اللہ نے بھی علیحدہ جلسہ منعقد کیا۔

محمد امین شاہ معلم کتھووالی چک ۳۱۲ ج ب ضلع لائلپور

احمد نگر

۲۰ر فروری کو بعد نماز مغرب جلسہ مصلح موعود تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوا۔ شیخ شریف احمد صاحب قادیانی نے پیشگوئی کے اصل الفاظ اور چوہدری مبارک احمد صاحب نے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کا مضمون پڑھ کر سنایا۔ خاکسار نے پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے درخواست کی کہ ہمیں عملی طور رنگ میں بھی اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونا چاہیئے۔ اس کے بعد استاذی المکرم قریشی محمد نذیر صاحب ملتانی نے پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا وجود ہر لحاظ سے اس پیشگوئی کا مصداق ہے۔

محمد عیسٰے ظفر نائب قائد
مجلس خدام الاحمدیہ احمد نگر

خانقاہ ڈوگراں

جماعت احمدیہ خانقاہ ڈوگراں نے جلسہ یوم المصلح الموعود منعقد کیا۔ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ مکرم سلطان احمد صاحب ساکن چک چیٹھہ ضلع گوجرانوالہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم "اپنی اولاد کے لئے دعائیں" اور "ان کی قبولیت باری تعالےٰ سے" پڑھی خاکسار نے پیشگوئی مصلح موعود کی اہمیت و عظمت پر مضمون سنایا۔ ھمو بیدار عبد الرحمٰن عثمانی نے "مصلح موعود کی ایک بین علامت" پر اور میاں محمد طفیل سیکرٹری مال نے پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا حلفیہ بیان پر مضامین سنائے اور اخیر پر شیخ سراج الدین صاحب درویش نے درثمین سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اشعار سنائے۔

شیخ محمد نعیب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ
خانقاہ ڈوگراں ضلع شیخوپورہ

مانگا چانگریاں ضلع سیالکوٹ

مورخہ ۲/۲۰/۵۷ کو بعد نماز ظہر مسجد احمدیہ چانگریاں میں یوم مصلح موعود منانے کے لئے جلسہ منعقد ہوا۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے جماعت کے مرد و عورتوں کے علاوہ موضع لیبے سے بھی احمدی احباب شریک جلسہ ہوئے جلسے کی کارروائی کا آغاز خاکسار نے تلاوت قرآن مجید سے کیا محمد انور صاحب بٹ نے ایک نظم پڑھی جس کا اثر سامعین پر خاص طور پر پڑا۔ بعد ازاں مکرم منظور احمد صاحب درویش نے پیشگوئی در بارہ مصلح موعود پڑھ کر سنائی اور اس کے بعض پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ پھر خاکسار نے پیشگوئی کے بعض پہلوؤں کی وضاحت کرتے ہوئے احمدی احباب سے درخواست کی کہ وہ حضرت امیر المومنین المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی کامل اطاعت اور سچی وفاداری میں زندگی بسر کریں۔

بعد نماز عشاء موضع مانگا میں جلسہ منایا گیا۔ جس میں چوہدری فضل حسین صاحب انسپکٹر تحریک جدید نے پیشگوئی کے پس منظر کے بیان کرنے کے بعد اس کے بعض پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

غلام رسول امیر جماعت احمدیہ
مانگا چانگریاں۔ ضلع سیالکوٹ

کھیوہ باجوہ

مورخہ ۲/۲۰/۵۷ بعد نماز مغرب و عشاء مسجد احمدیہ میں جلسہ مصلح موعود منعقد ہوا تلاوت قرآن کریم اور دعا کے بعد مکرم چوہدری عبد الکریم خاں صاحب کاٹھ گڑھی شاہد انچارج مربی ضلع سیالکوٹ نے "پیشگوئی مصلح موعود اور اس کا مصداق" کے موضوع پر تقریر کی۔ انہوں نے واضح کیا کہ پیشگوئی ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کے مطابق سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ہی پسر موعود اور مصلح موعود ہیں۔

آپ نے احباب کرام کو تلقین کی۔ کہ حضور پر نور کے مبارک عہد سے مستفید ہونے کے لئے عملی رنگ میں زیادہ سے زیادہ کوشش کرنی چاہیئے۔ اور اس وقت کی قدر کرنی چاہیئے۔ نیز حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کرتے رہنا چاہیئے۔

بشیر احمد باجوہ امیر حلقہ کھیوہ باجوہ
تحصیل پسرور۔ ضلع سیالکوٹ

نانوڈوگر ضلع شیخوپورہ

مورخہ ۲/۲۰/۵۷ کو زیر صدارت شیخ محمد انور صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ صاحب صدر اور سردار غلام احمد مصطفےٰ صاحب اور خاکسار نے پیشگوئی مصلح الموعود پر تقریریں کیں۔

نذیر احمد
امیر جماعت احمدیہ نانوڈوگر

سمبڑیال

مورخہ ۲/۲۰/۵۷ کو زیر صدارت امیر صاحب حلقہ ڈسکہ جلسہ مصلح موعود ہوا جس میں تلاوت قرآن کریم کے بعد خاکسار اور صاحب صدر نے تقریریں کیں۔

ملک سراج الدین پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ
سمبڑیال ضلع سیالکوٹ

ڈلیوکے ضلع سیالکوٹ

۲۰ر فروری بروز بدھ بوقت ۸ بجے شام زیر صدارت خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی جلسہ مصلح موعود منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد عزیزی چوہدری خلیل احمد و مبشر احمد نے منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں چوہدری وسیم احمد نسیم اور عزیزم رشید احمد صاحب نے تقریریں کیں۔ اور بتایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے وجود باجود میں مصلح موعود کی تمام علامتیں کس شان سے پائی جاتی ہیں۔ چوہدری قمر محی الدین صاحب آف کورپور نے نظم پڑھ کر سنائی۔ آخر میں "پیشگوئی کی شان و عظمت" کے موضوع پر محترم صدر صاحب جلسہ نے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔

یوم مصلح موعود کی خوشی میں مقامی جماعت کی طرف سے میٹھے چاولوں کی دیگ پکوا کر بچوں اور غرباء میں تقسیم کی گئی۔

چوہدری جان محمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ
ڈلیوکے ضلع سیالکوٹ

واہ کینٹ

مورخہ ۲۰ فروری کو جماعت احمدیہ واہ کینٹ نے جلسہ مصلح موعود منعقد کیا تلاوت قرآن کریم۔ حافظ مراد بخش صاحب نے فرمائی۔ مرزا رفیق احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظم پڑھ کر سنائی۔ جناب بشیر احمد صاحب چغتائی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ واہ کینٹ نے پیشگوئی مصلح موعود کے الہامی الفاظ پڑھ کر سنائے۔

بشیر احمد صاحب امتیاز نے "وہ دل کا حلیم ہوگا اور علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا" کے موضوع پر تقریر کی۔

دوسری تقریر حافظ مراد بخش نے کی جس کا عنوان "پیشگوئی مصلح موعود کے بعض اسرار" تھا۔

تیسری تقریر ملک مشتاق احمد صاحب نے فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ کس طرح قومیں آج حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے مقدس وجود سے برکتیں حاصل کر کے حلقہ بگوش اسلام ہو رہی ہیں۔

چوہدری جلال صاحب قمر نے تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ کس طرح حضور کے ذریعے اسیروں کی رستگاری ہوئی۔ پریذیڈنٹ صاحب نے اپنی مختصر سی صدارتی تقریر میں پیشگوئی کے دیگر پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

ملک مشتاق احمد
واہ کینٹ

نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

یکم اپریل ۵۷ء سے ۳۱ مارچ ۵۸ء کے عرصہ میں مندرجہ ذیل علاقائی کاموں کے لئے دستخط کنندہ ذیل ۸ مارچ ۵۷ء کو ۲ بجے بعد دوپہر تک، مقررہ فارموں پر مطبوعہ شیڈول کے مطابق شیڈول ریٹ کے سربمہر ٹنڈر وصول کرے گا یہ فارم ۷ مارچ ۵۷ء کو ایک بجے بعد دوپہر تک ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے اس دفتر سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ ٹنڈرز اسی روز تین بجے بعد دوپہر سب کے سامنے کھولے جائیں گے۔

کام کی نوعیت — ضمانت کی رقم جو ڈویژنل پے ماسٹر این ڈبلیو آر لاہور کے پاس جمع کرانی ہوگی۔

I ورکس زونز

	کام کی نوعیت	ضمانت
A E N/1	زون نمبر ۱۔ آئی او ڈبلیو اوکاڑہ اور اے آئی او ڈبلیو قصور سیکشن	۵۰۰/- روپے
A E N/2	زون نمبر ۲۔ آئی او ڈبلیو ۳/ لاہور سیکشن	۵۰۰/- ر
A E N/2	زون نمبر ۳۔ آئی او ڈبلیو مغلپورہ سیکشن	۵۰۰/- ر
A E N/3	زون نمبر ۴۔ آئی او ڈبلیو ۱/ لاہور سیکشن	۵۰۰/- ر
ر	زون نمبر ۵۔ آئی او ڈبلیو ۲/ لاہور اور اے آئی او ڈبلیو بدوملہی سیکشن	۵۰۰/- ر

II سپلائی زونز

محکمانہ طور پر کئے جانے والے کاموں کے لئے اینٹوں کے سوا دوسرے سامان تعمیر کی فراہمی۔

	کام کی نوعیت	ضمانت
A E N/1	زون نمبر ۶۔ آئی او ڈبلیو اوکاڑہ اور اے آئی او ڈبلیو قصور سیکشن	۵۰۰/- ر
A E N/2	زون نمبر ۷۔ آئی او ڈبلیو ۳ لاہور و ۴ مغلپورہ اور ایس ایم ڈبلیو مغلپورہ سیکشن	۵۰۰/- ر
A E N/3	زون نمبر ۸۔ آئی او ڈبلیو ۲ لاہور اور اے آئی او ڈبلیو بدوملہی سیکشن	۵۰۰/- ر

III سپلائی زون

محکمانہ طور کئے جانے والے کاموں کے لئے پہلے اور دوسرے درجے کی اینٹوں کی فراہمی

سپلائی زون نمبر ۹۔ ڈی ای این ۱/ لاہور، ایس ایم ڈبلیو مغلپورہ سیکشن اور برج ڈیپارٹمنٹ — ۵۰۰/- ر

IV "بی" یا "سی" کلاس کے صرف وہی ٹھیکیدار ٹنڈر داخل کریں جن کے نام اس ڈویژن کی منظور شدہ فہرست میں درج ہیں۔ جن ٹھیکیداروں کے نام فہرست میں درج نہ ہوں وہ ۷ مارچ ۵۷ء سے پہلے پہلے اپنے نام رجسٹر کرالیں

V تفصیلی شرائط دیگر کوائف اور نرخوں کے مطبوعہ شیڈول تعطیل کے علاوہ کسی روز بھی دستخط کنندہ ذیل کے دفتر میں دیکھے جا سکتے ہیں۔ ریلوے کا محکمہ سب سے کم لاگت والے یا کسی ٹنڈر کو منظور کرنے کا پابند نہ ہوگا

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ لاہور

احمدیہ انٹرنیشنل پریس ایسوسی ایشن کی قرارداد (بقیہ صفحہ اول)

پہنا کر عوام میں جماعت احمدیہ اور اس کے مقدس امام کے خلاف سخت اشتعال پھیلا رہے ہیں۔ اس قسم کے جھوٹے اور بے بنیاد پراپیگنڈے کے ذریعہ عوام میں اشتعال پھیلانے سے ان کا مقصد ملک میں بدامنی پیدا کرنے اور جماعت احمدیہ کے خلاف نفرت پیدا کرنے اور حکومت کے لئے مشکلات پیدا کرنے کے سوا کچھ نہیں ہے۔

احمدیہ انٹرنیشنل پریس ایسوسی ایشن مرکزی حکومت اور حکومتِ مغربی پاکستان کو بروقت متنبہ کرنا اپنا فرض سمجھتی ہے کہ یہ لوگ اور یہ اخبارات اس سے پہلے بھی جماعت احمدیہ جیسی امن پسند اور پاکستان کی خیرخواہ جماعت کے خلاف عوام میں اشتعال پھیلا کر پاکستان کو بہت کچھ نقصان پہنچا چکے ہیں۔ جس کا نتیجہ حکومت ۱۹۵۳ء کے فسادات کی صورت میں دیکھ چکی ہے۔ اگر ابھی سے ان کی تخریبی سرگرمیوں کا سدباب نہ کیا گیا۔ تو یہ یقیناً ملک کے لئے کچھ کم بدنامی اور نقصان کا موجب نہ ہوں گے۔ ان عناصر نے ایک نازک مرحلہ پر جبکہ کشمیر کا مسئلہ سلامتی کونسل میں زیر بحث ہے۔ ملک میں پھر منافرت اور اشتعال پھیلانے کی مہم کا آغاز کر کے اپنے خطرناک عزائم کو بے نقاب کر دیا ہے۔ حکومت کا فرض ہے۔ کہ وہ ان لوگوں کی خطرناک سرگرمیوں کے سدباب کے لئے فوری اور بروقت اقدامات عمل میں لائے۔ اور ان شرمناک واقعات کا اعادہ نہ ہونے دے۔ جو آج سے چار سال قبل ملک میں بدامنی اور پاکستان کے وقار اور شہرت کو نقصان پہنچانے کا موجب ہوئے تھے۔

اسرائیلی فوجوں کی واپسی

بقیہ صفحہ اول

اب ضروری ہے کہ اقوام متحدہ کی ہنگامی فوج کے کمانڈر اور اسرائیلی فوج کے کمانڈر کے درمیان جلد بات چیت ہو تاکہ فوجوں کی واپسی عمل میں آسکے۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ہیمرشولڈ نے کہا کہ ہنگامی فوج کے کمانڈر میجر جنرل برنس کو آج مکمل ہدایات بھیجی جائیں گی کہ وہ فوراً اسبارے میں کارروائی کریں۔ مصر کے وزیر خارجہ جناب محمود فوزی نے کہا اقوام متحدہ کی قراردادوں پر پوری احتیاط اور دیانتداری سے عمل کرایا جائے تاکہ مزید کوئی الجھن پیدا ہونے کا امکان باقی نہ رہے۔ کل قاہرہ میں اس خبر کے موصول ہوتے ہی میجر جنرل برنس نے بتایا کہ غزہ اور خلیج عقبہ کے علاقے میں تیزی سے عالمی فوج بھیجنے کے انتظامات مکمل کر دیئے گئے ہیں۔ اور اس غرض کے لئے فوج کے دستوں کو تیار رہنے کا حکم دیدیا گیا ہے۔ جونہی ہدایات موصول ہوں گی۔ وہاں فوج بھیجی جائیگی انہوں نے کہا میں یہ نہیں بتا سکتا کہ پہلے کس ملک کا دستہ بھیجا جائے گا۔

درخواست دعا

اس سال تعلیم الاسلام ہائی سکول سے بفضلہ تعالیٰ ۱۷۵ طلباء میٹرک کے امتحان میں شامل ہو رہے ہیں۔ مورخہ یکم مارچ سے امتحان شروع ہو چکا ہے۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے درخواست ہے۔ کہ وہ ان کی نمایاں کامیابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

عبد الرحمٰن بنگالی قائم مقام ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۵